Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650.

گانے کا شرعی حکم

مضمون کے حسن و قبح کے لحاظ سے

میرے فتاوی اور جواب فتاوی رضویہ سے ماخوذ ہوتے ہیں

جو سمجھنا چاہے وہ فتاوی رضویہ غور سے پڑھ لے

جواب کی بنیاد گانے کے مضمون پر ہے، گائے ہوئے گانے پر نہیں، ایسا بہت ہوتا ہے کہ مضمون حَسَن و صحیح ہو اور گایا جانے والا گانا کسی عارض کی وجہ سے قبیح و ممنوع

از: محمد نظام الدین رضوی

استفتا

حضرت سراج الفقہاء، دام ظلکم علینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سوشل میڈیا پہ گانوں کے جواز و عدم جواز کے تعلق سے آپ کے ایک جواب سے بدک کر کچھ لوگوں نے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور آپ گوشہ تنہائی میں خموش بیٹھے ہوئے ہیں، حق کو واضح تو کیجیے۔

یہ کہا جا رہا ہے کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمہ اللہ تعالی سے سوال ہوا کہ گانا سننا جائز ہے یا نہیں۔ ؟ تو حضرت نے جواب دیا: "ناجائز ہے" یوں ہی اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے یہ سوال ہوا تو انھوں نے فرمایا حرام ہے مگر جب آپ سے یہی سوال ہوا تو آپ نے گانے کی کئی قسمیں بتا کر بعض کو کفر، بعض کو حرام اور بعض کو مباح بتا دیا، تو سوال یہ ہے کہ کیا گانا سننا جائز ہے۔ امید کہ جواب باصواب سے نواز کر امت کو اضطراب سے بچائیں گے۔

المستفتی

محمد صدام حسین مصباحی، دستگیری، مہاراشٹر

۱۳؍ دسمبر ۲۰۲۲ء

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh (مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com Mob: 9450119650.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدا و مصلیا و مسلما

الجواب ـــــــــــــــــــ

مزامیر حرام ہیں، بغیر باجے کے سادہ گانا سنت (ختنہ) و شادی وغیرہ میں جائز ہے جبکہ نہ اندیشہ فتنہ ہو، نہ خفیف الحرکاتی
یہ کلمات فقیہ فقید المثال اعلی حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالی کے ہیں۔ ان سے سوال ہوا تھا:
"گانا سننا جائز ہے یا نہیں؟ مزامیر باجے کے ساتھ یا شادی یا سنت (ختنہ) وغیرہ میں؟"
اس کے جواب میں آپ نے وہ کلمات تحریر فرمائے۔ سوال میں مزامیر و باجے کا ذکر تھا اس لیے اس کا حکم بھی بیان فرمایا۔
(ملاحظہ ہو فتاوی رضویہ ج ۱۵ ص ۱۳۱، کتاب الحظر والاباحۃ، اکل و شرب کا بیان، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)
میرے جواب اور فتاوی "فتاوی رضویہ" سے ماخوذ ہوتے ہیں۔
فتاوی رضویہ کتاب الحظر والاباحۃ کے ایک فتوے سے عیاں ہے کہ گانے کے ساتھ مزامیر نہ ہوں تو یہ دو قسم کے ہوتے ہیں:
(۱) ممنوع و ناجائز
(۲) جائز و مندوب
(۳) ہم نے ایک قسم کفری بھی بتائی ہے کیوں کہ اب بہت سے کفری اشعار بھی وجود میں آگئے ہیں۔
دوسری قسم کو ہم نے مباح سے تعبیر کیا ہے اور پیش نظر فتوے میں ہم نے ایسے گانوں کی مثالیں پیش کر کے مباح کے مصداق کی تعیین بھی کر دی ہے۔ ان مثالوں میں حسن و عشق اور ہجر و وصال اور جفائے معشوق کی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے یوں من کی باتیں من و عن سامنے رکھ دی ہیں۔

مزامیر ناجائز ہیں اور مباح مضامین جائز۔ فلمی دنیا میں بغیر مزامیر کے مباح مضامین بھی بہت پڑھے گئے ہیں۔
ایسا بہت ہوتا ہے کہ گانا ناجائز ہو اور گانے کا مضمون جائز۔ مثلاً: نعت رسول کو کوئی فلمی دھن و راگ پر میوزک کے ساتھ پڑھے تو ناجائز، مگر اصل مضمون تو نعت رسول ہے وہ بلا شبہہ جائز، بلکہ مندوب و مستحسن۔ اس لیے اگر کوئی صاحب نظر مفتی مضمون کو جائز کہے تو اس سے ہر گز یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گانا گانا جائز ہو گیا۔ بے شمار مقامات پر گانا اور ہوتا ہے اور گانے کا مضمون اور۔ دونوں کے احکام الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر گانے کے مضمون کو کسی گفتگو کے ضمن میں مباح کہا جائے تو گہرائی میں اتر کر سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے، نہ کہ جارحیت کا پیکر بننا چاہیے۔

یہ حق ہے کہ گوشۂ تنہائی میں عافیت محسوس کرتا ہوں، سوشل میڈیا سے ناآشنا اور بہت دور ہوں، کون مجھے کیا کہتا ہے مجھے اس کی ہوا نہیں لگتی۔ میں تو ان دنوں یہ دعا کرنے لگا تھا:

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

الٰہی میرے دوست ہوں خیریت سے

یہ کیوں گھر میں پتھر نہیں آرہے ہیں

مگر آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ میرے دوست خیریت سے ہیں اور ان کا سلسلۂ کرم بھی جاری ہے۔

''قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا۠'' (القرآن الحکیم، سورۃ الاسراء:۱۷، الآیۃ:۸۴)

---

(۱) آپ نے سوال کیا ہے:

فلمی گانے سننا جائز ہے یا ناجائز؟

تو جواباً عرض ہے کہ ناجائز ہے، اس سے احتراز کیا جائے۔ کیوں کہ یہ گانے مزامیر کے ساتھ گائے جاتے ہیں یا ان کے ساتھ کوئی اور ممنوعِ شرعی پایا جاتا ہے۔

- گانے کا مضمون قبیح ہو
- یا مزامیر اور باجے کے ساتھ گایا جائے
- یا لہو ولعب کے طور پر ہو
- یا عورتیں گائیں

تو یہ سب ممنوع و ناجائز و گناہ ہیں، کہ یہ گانے دل میں نفاق پیدا کرتے ہیں۔

جب ہمارے علما و فقہا مطلقاً ممانعت فرماتے ہیں تو ان کی مراد اسی طرح کے گانے ہوتے ہیں اور اس کے لیے قسمیں بیان کرنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وادیٔ نور کے فقہی جواب کی تفہیم

(۲) مگر وادیٔ نور "آزاد میدان" ممبئی میں ۱۶ دسمبر ۲۰۲۲ء، جمعہ کو مجھ سے جو سوال ہوا تھا وہ اس سے الگ تھلگ تھا، اس سوال کے جواب کے لیے قسمیں بیان کرنے کی حاجت تھی، اگر پہلے کے فقہا سے وہ سوال ہوتا تو وہ بھی قسمیں بیان فرماتے یا جواب کو صورت کفر کے ساتھ خاص کر دیتے۔

جواب کا تعلق سوال سے ہوتا ہے، جیسا سوال ہوگا اسی کے مطابق جواب ہوگا، سوال ایک محور ہے جس کے گرد جواب گردش کرتا ہے اس لیے کسی مفتی کے جواب پر کسی بڑے مفتی کے جواب سے اعتراض کرنے سے پہلے اچھی طرح غور کر لینا چاہیے کہ دونوں سوال ایک ہیں، یا الگ الگ۔ یہ فرق و امتیاز پیش نظر رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

مجھ سے یہ سوال نہیں ہوا تھا کہ گانا سننا جائز ہے یا نہیں؟

بلکہ ایک خاتون نے یہ سوال کیا تھا کہ

میرے شوہر حرام گانا سنتے ہیں تو کیا یہ کفر ہے اور ان کے ساتھ میرا نکاح برقرار ہے یا ختم ہو گیا؟

اس کا جواب اگر مطلقاً یہ دیا جاتا:

"گانا سننا کفر ہے، نکاح ختم ہو گیا۔"

تو درست نہ ہوتا کہ ہر گانا سننا کفر نہیں، نہ ہی اس سے نکاح ختم ہوتا ہے۔

اور اگر یہ جواب دیا جاتا کہ

"گانا سننا کفر نہیں، نکاح برقرار ہے"

تو بھی درست نہ ہوتا کیونکہ کچھ گانے کفر ہوتے ہیں جن سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

تو یہاں گانوں کے مضمون پر نظر رکھ کر ان کی تقسیم ضروری ہوئی۔

گانوں کے اقسام

گانے اپنے مضامین کے لحاظ سے تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(۱) کفر (۲) حرام (۳) مباح یعنی جو جائز ہو، ممنوع نہ ہو۔

جن گانوں کے اشعار میں کفری مضامین ہوں یعنی ان سے کتاب اللہ کی نص قطعی کی تکذیب، یا ضروری دینی کا انکار ہو۔ ایسے گانے اور اشعار بھی فلمی دنیا میں پائے جاتے ہیں جن کے کچھ شواہد اور احکام میری کتاب **"فلمی گانوں کا ہولناک منظر"** میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ کتاب بیسویں صدی عیسوی کے اخیر میں شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔

میں نے مثال کے طور پر ایک شعر اپنی فقہی مجلس (ممبئی) میں پیش کیا تھا:

خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
میرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

خدائے علیم و خبیر کے لیے سوچنے کا لفظ کفر ہے، سوچتا وہ ہے جسے معلوم نہ ہو اور اللہ عزوجل تو ہمیشہ سے علیم و خبیر ہے، عالم الغیب والشہادہ ہے۔ تو اس شعر سے نص قطعی کی تکذیب ہوتی ہے۔

لہذا کوئی شخص ایسا شعر پسندیدگی کے ساتھ سنے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی رشتہ نکاح بھی ٹوٹ جائے گا۔

اور اگر گانے کا مضمون حرام یا مباح ہو تو اسلام سے باہر نہ ہوگا اور نکاح بھی برقرار رہے گا مگر حرام اور مباح دونوں کا فرق واضح کرنے کے لیے ضمناً دونوں کی مختصر تشریح اور پہچان کرائی گئی۔

حرام گانے تو بے شمار ہیں جو ہمارے دوستوں کی نگاہوں میں بھی ہیں، ان کی مثال پیش کرنے کی حاجت نہیں۔ اس لیے ہم یہاں اپنے بعض تلامذہ کی تفتیش و جستجو کے مطابق کچھ مباح گانوں کے اشعار پیش کرتے ہیں۔

گانا کیا ہے؟

راگ و ترنم کے ساتھ اشعار پڑھنے کو "گانا" کہتے ہیں خواہ مزامیر کے ساتھ ہو یا بغیر مزامیر کے۔

فلمی گلوکاروں نے دونوں طرح سے گانے گائے ہیں اور یوٹیوب پر دونوں کے نمونے موجود ہیں۔ فلمی گلوکاروں نے حمد و نعت کے اشعار بھی اپنے مخصوص ترنم و راگ کے ساتھ پڑھے ہیں اسے وہ صوفی سونگ (Sufi Song) کہتے ہیں۔ یعنی "صوفی گانا"۔ انہوں نے ماں باپ کے ادب، اولاد کے حق میں دعا اور حب الوطنی وغیرہ کے بارے میں بھی اشعار پڑھے ہیں۔ یہ سب ان کے بطور سانگ اور گانے کے اقسام ہیں۔ ہم یہاں ان کے گائے ہوئے ایسے چند گانوں کے نمونے پیش کرتے ہیں۔ اور یہ کئی طرح کے ہیں۔ جنھیں اخبارات کے کالم، فلموں میں اردو ادب، اردو اور بالی ووڈ نامی کتاب اور انٹرنیٹ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

[۱] اس انتخاب میں رنگ برنگ کے اشعار ملیں گے، جو زندگی کے حالات اور دل کی کیفیات کی عکاسی کرتے ہیں ان کے مضامین جداگانہ ہیں مگر ان میں کوئی قباحت نہیں پائی جاتی۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے
میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے
ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

(قلم: مرزا غالب)

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا، کوئی غم گسار ہوتا
اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا
یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

(قلم: مرزا غالب)

کبھی کسی کو مکمل جہاں نہیں ملتا
کہیں زمین، کہیں آسماں نہیں ملتا
تمام شہر میں ایسا نہیں، خلوص نہ ہو
جہاں امید ہو اس کی، وہاں نہیں ملتا

(فلم: آہستہ آہستہ)

لو آج ہم نے توڑ دیا رشتہ امید،
لو اب کبھی گلہ نہ کریں گے کسی سے ہم
گر زندگی میں مل گئے پھر اتفاق سے
پوچھیں گے اپنا حال تری بے بسی سے ہم
دنیا کے ظلم سہتے رہے خامشی سے ہم

(فلم: پیاسا)

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے، باغ تو سارا جانے ہے
مہر و وفا و لطف و عنایت ایک سے واقف ان میں نہیں
اور تو سب کچھ طنز و کنایہ رمز و اشارہ جانے ہے

(فلم: ایک نظر)

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم نا پائدار میں
کانٹوں کو مت نکال چمن سے او باغباں
یہ بھی گلوں کے ساتھ پلے ہیں بہار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں

(فلم: لال قلعہ)

تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ
کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو، تیرے عفو بندہ نواز میں
جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں

(فلم: دولہن ایک رات کی)

لگ کے ساحل سے جو بہتا ہے اسے بہنے دو
ایسے دریا کا کبھی رخ نہیں موڑا کرتے

(فلم: بہو بیگم)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو، ہم دعا کر چلے

(فلم: بازار)

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو

(فلم: مرزا غالب)

قطع کیجیے نہ تعلق ہم سے
کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی
اپنی بستی ہی سے ہو جو کچھ ہو
آگہی گر نہیں غفلت ہی سہی

(فلم: مرزا غالب)

[۲] اس نوع کے اشعار کا تعلق حب الوطنی سے ہے۔

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh
(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث وصدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650.

اس ملک کی سرحد کو کوئی چھو نہیں سکتا
جس ملک کی سرحد کی نگہبان ہیں آنکھیں

(اردو اور بالی ووڈ)

[۳] اس نوع کا تعلق حمد و نعت سے ہے، ہم اسے حمد اور نعت پڑھنا کہتے ہیں اور وہ لوگ اسے بھی گانا کہتے ہیں۔ اس سے حیرت زدہ نہ ہوں کہ فلمی گانوں میں کچھ گانوں کے مضامین صحیح و درست بھی ہوتے ہیں ہم یہاں ان کی اصطلاح کے مطابق "صوفی سانگ" وغیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ اشعار پیش کرتے ہیں۔

اللہ، اللہ کر بھیا
اللہ ہی سے ڈر بھیا

بے کس پہ کرم کیجئے سرکار مدینہ
گردش میں ہے تقدیر، بھنور میں ہے سفینہ
بے وقت مدد آیئے بگڑی کو بنانے
پوشیدہ نہیں آپ سے کچھ دل کے فسانے
زخموں سے بھرا ہے کسی مجبور کا سینہ
بے کس پہ کرم کیجئے سرکار مدینہ

(فلم: مغل اعظم)

بھر دو جھولی میری سرکار مدینہ
لوٹ کر میں نہ جاؤں گا خالی

(فلم: بن بادل برسات)

کر ساری خطائیں معاف مری تیرے در پہ آن گرا
تو سارے جہاں کا مالک ہے، نہیں میرا کوئی تیرے سوا

(فلم: داتا)

جو نہ ہوتا تیرا جمال ہی
تو جہاں تھا خواب و خیال ہی
صلوا علیہ و آلہ

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

مہ و مہر تیری ہیں روشنی
ہوئی ختم تجھ پہ پیمبری
نہیں تجھ سا تیرے سوا کوئی
کرے کون تیری برابری
ہے نہیں کسی کی مجال ہی
صلّوا علیہ واٰلہ
تو خلیل ہے، تو کریم ہے
تو رؤف ہے، تو رحیم ہے
تو حبیب ایسا کریم ہے
تیری شان سب سے عظیم ہے
نہیں تیری کوئی مثال ہی
صلّوا علیہ واٰلہ

(فلم: ایاز)

رحم کرو یا شاہِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
نظر کرم یا نور مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم

(فلم: عید مبارک)

نہ ملتا گر یہ توبہ کا سہارا، ہم کہاں جاتے
ٹھکانا ہی نہ تھا کوئی ہمارا، ہم کہاں جاتے

(فلم: توبہ)

میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا
مجھے نظر کرم کی بھیک ملے
میں یہ جھولی خالی لایا ہوں

(فلم: بخشش حبیب)

مدینے والے سے میرا سلام کہہ دینا
تڑپ رہا ہے تمھارا غلام کہہ دینا

(فلم: بھیا)

دنیا کے غموں سے گھبرا کر تیرے در پہ سوالی آئے ہیں
کچھ ٹوٹی ہوئی امیدیں ہیں، کچھ ٹوٹے ہوئے دل لائے ہیں

(فلم: درد)

تاجدار حرم، ہو نگاہ کرم
ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
حامی بے کساں، کیا کہے گا جہاں
آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے

(فلم: سہارا)

یہ حمد و نعت کے اشعار ہیں جنھیں فلمی گلوکاروں نے فلم میں ترنم کے ساتھ پڑھ کر اپنے عرف کے مطابق صوفی سانگ یعنی صوفی گانا میں شمار کیا ہے۔

یہ اور اس طرح کے بہت سے اشعار ہیں جنھیں فلمی دنیا والوں نے اپنی اصطلاح میں گانوں میں شمار کیا ہے۔

ظاہر ہے یہ اشعار حمد و نعت کے ہیں انھیں ہم حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے ہم نے مضمون کے لحاظ سے ایک قسم مباح بتائی جو فلم والوں کی نگاہ میں گانا ہے اور ہمارے نزدیک حمد و نعت وغیرہ۔

ہاں اگر یہ اشعار مزامیر کے ساتھ ہوں تو ہمارے نزدیک اس جہت سے حرمت آئے گی کہ یہ مزامیر کے ساتھ سماع ہے جس کے احکام بسط کے ساتھ فتاوی رضویہ جلد ۱۹ وغیرہ میں موجود ہیں مگر ہمیں اس تفصیل میں جانے کی حاجت نہ تھی کیونکہ مزامیر سننے سے اسلام نہیں جاتا، نہ نکاح ختم ہوتا ہے۔ نکاح تو اشعار کے کفری مضامین سے فسخ ہوتا ہے۔ اس لیے ہمارا روئے سخن گانوں یا اشعار کے مضامین کی طرف ہی رہا۔

سوال تھا حرام گانوں کے سننے پر اسلام اور نکاح کے باقی رہنے، نہ رہنے کا۔ اور اس پر اثر انداز حرام گانوں کے مضامین ہی ہو سکتے تھے اس لیے مضامین کی قسمیں بتا کر نکاح کے باقی رہنے، نہ رہنے کا حکم بیان کیا گیا۔

مزامیر تو بے شمار لوگ سنتے ہیں اور کبھی کسی کو ان کے باعث اسلام اور نکاح کے ختم ہونے کا شبہ نہیں ہوتا، نہ ہوا، اس لیے ظاہر یہ ہے کہ سوال کا تعلق بھی حرام گانوں کے مضمون سے ہی تھا۔

اب ہم فتاوی رضویہ کے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں، خدا کرے وہ تشفی قلب کے باعث ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

"وہ گانا جس میں نہ مزامیر ہوں، نہ گانے والے محل فتنہ، نہ لہو و لعب مقصود، نہ کوئی ناجائز کلام گائیں، بلکہ سادے عاشقانہ گیت، غزلیں، ذکر باغ و بہار و خط و خال و رخ و زلف و حسن و عشق و ہجر و وصل و وفائے عشاق و جفائے معشوق وغیرہا امور عشق و تغزل پر مشتمل سنے جائیں (تو)

- فساق و فجار و اہل شہوات دنیہ کو اس سے بھی روکا جائے گا۔

وذلك من باب الاحتياط القاطع ونصح الناصح و سد الذرائع المخصوص به هذا الشرع.

- اور اہل اللہ کے حق میں یقیناً جائز۔ بلکہ مستحب کہیے تو دور نہیں۔

گانا کوئی نئی چیز پیدا نہیں کرتا، بلکہ دبی بات کو ابھارتا ہے۔ جب دل میں بری خواہش، بیہودہ آلائش ہو تو انھیں کو ترقی دے گا اور جو پاک مبارک، ستھرے دل شہوات سے خالی اور محبت خدا اور رسول سے مملو ہیں ان کے اس شوق محمود و عشق مسعود کو افزائش دے گا۔ ان بندگان خدا کے حق میں اسے ایک عظیم دینی کام ٹھہرانا کچھ بے جا نہیں۔

- اور اگر اشعار حمد و نعت و منقبت و وعظ و پند و ذکر آخرت بوڑھے یا جوان مرد خوش الحانی سے پڑھیں اور بہ نیت نیک سنے جائیں کہ اسے عرف میں گانا نہیں بلکہ پڑھنا کہتے ہیں تو اس کے منع پر شرع سے اصلا دلیل نہیں، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے خاص مسجد اقدس میں منبر رکھنا اور ان کا اس پر کھڑے ہو کر نعت اقدس سنانا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابہ کرام کا استماع فرمانا خود حدیث صحیح بخاری شریف سے واضح (ہے)

غرض مدار کار تحقق و توقع فتنہ ہے۔

- جہاں فتنہ ثابت، وہاں حکم حرمت (ہے)
- جہاں توقع و اندیشہ، وہاں بنظر سد ذریعہ حکم ممانعت (ہے)
- جہاں نہ یہ، نہ وہ، بلکہ بہ نیت محمود (ہو، تو) استحباب موجود۔

بحمد اللہ تعالی یہ چند سطروں میں تحقیق نفیس ہے کہ ان شاء اللہ العزیز حق سے متجاوز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۵۷۶، ۵۷۷، عنوان: قوالی اور مزامیر، کتاب الحظر والاباحۃ، امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

ہم نے مباح کی تشریح میں اپنی مجلس فقہی میں یہ بتایا تھا:

"جس کا سننا جائز ہو، اس میں کوئی حرج نہ ہو۔"

اس سے مراد وہی صورتیں ہیں جن کو اعلی حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے جائز بلکہ مستحب کہا ہے اور جن صورتوں کو اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے ممنوع کہا انھیں ہم نے بھی ممنوع کہا اسی فتوے کے شروع میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے ممنوعات کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے اگر کوئی شخص اعلی حضرت علیہ الرحمہ کی ممنوع بتائی ہوئی صورتوں کو میرے بیان کردہ مباح کے تحت شمار کرے اور پھر یہ کہے کہ جسے اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے حرام کہا یا شریعت نے حرام قرار دیا اسے یہ مباح کہہ رہے ہیں تو یہ بڑی جرأت اور خدا ناترسی ہوگی۔

فتاوی رضویہ شریف کے یہ دو صفحات خوف خدا رکھ کر پڑھ لیجیے تو واضح ہو جائے گا کہ کچھ گانے ممنوع و حرام ہیں اور کچھ گانے مباح و مستحب۔ گانے کی یہ قسمیں خود فتاوی رضویہ سے عیاں ہیں اور میں نے آسان الفاظ میں انھی دو قسموں کو حرام اور مباح کہہ کر بیان کیا ہے ان کے مصداق کا تعین فتاوی رضویہ سے کر لینا چاہیے۔

Mufti Muhammad Nizamuddin Rizvi
Shaikhul Hadith & Sadr Shoba-e-Ifta
Jamia Ashrafia, Mubarkpur, Azamgarh

(مفتی) محمد نظام الدین رضوی
شیخ الحدیث و صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ
Email: mdnizamuddinrizvi@gmail.com
Mob: 9450119650,

ہاں میں نے گانے کی ایک قسم کفر بھی بتائی ہے کیوں کہ متعدد کفریہ اشعار میرے یہاں دار الافتا میں پیش ہوئے جن کی تفصیل میری کتاب "فلمی گانوں کا ہولناک منظر" میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جو گانا شرعا مباح ہے اور جسے فتاوی رضویہ میں جائز و مندوب لکھا ہے اسی کو میں نے مباح کہا ہے مگر یاروں نے کیا سے کیا کر دیا۔

جواب کا تعلق گانوں کے مضمون سے ہے

علاوہ ازیں ہماری گفتگو کا تعلق گانوں کے مضمون سے ہے کہ کسی گانے کا مضمون کفر ہوتا ہے، کسی کا حرام، کسی کا مباح۔ عین گائے ہوئے گانے کے بارے میں ہم نے گفتگو نہیں کی ہے اور ایسا بہت ہوتا ہے کہ گانا ناجائز ہو مگر گانے کا مضمون جائز و درست ہو۔ مثلاً حمد یا نعت کے اشعار کو کوئی شخص فلمی راگ سے میوزک پر پڑھے تو یہ ناجائز ہے لیکن حمد و نعت کا اصل مضمون بلا شبہ جائز و درست ہے۔ درج بالا سطور میں اس کی بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں تو گائے ہوئے گانے کے مضمون کو مباح کہنے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ گانا بھی جائز ہو جائے۔ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ کاش کہ ہمارے احباب اس فرق کو سمجھتے۔ حیرت ہے گانے کے مضمون کو گانا مان لیا گیا اور جسے فتاوی رضویہ کی روشنی میں مباح کہا گیا تھا اسے حرام کا نام دے دیا گیا۔ اگر اسی طرح کی عالی فہمی اور بلند خیالی روا رکھی گئی تو پھر کوئی بڑی سے بڑی شخصیت بھی ایسے مہربانوں کے طعن و تشنیع سے محفوظ نہیں رہ سکتی، ہماری تحقیق فتاوی رضویہ سے ماخوذ ہوتی ہے اس لیے اس پر کلام کرنے سے پہلے فتاوی رضویہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ ہمارے کلام میں ایک جگہ گانا کا لفظ آگیا ہے اس سے مراد راگ سے پڑھنا نہیں بلکہ نظم و شعر ہے جو قرینہ سیاق و سباق سے متعین ہے۔

حق یہ ہے کہ آج کے دور میں جس نے فتاوی رضویہ کو جتنا زیادہ سمجھا وہ اتنا ہی بڑا مفتی ہے۔ اللہ عزوجل سب کو فقہ و فہم دین کی نعمت عطا فرمائے اور ناحق کسی بے گناہ پر کیچڑ اچھالنے سے محفوظ رکھے۔ فصبر جميل وهو المستعان على ما يصفون. حسبنا الله ونعم الوكيل ونعم المولى ونعم النصير. وهو تعالى أعلم و علمه جل مجده أتم وأحكم.

کتبہ

محمد نظام الدین الرضوی

رئیس قسم الافتاء بالجامعۃ الاشرفیہ، مبارک فور

۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۴۴ھ / ۳۱ر دسمبر ۲۰۲۲ میلادی